جناب بشیر انصاری ایم اے

سلف کی شان سلف کا وقار تازہ کریں

اے منزل حقیقی کے متلاشیو! آؤ ذرا تاریخ کے اوراق پلٹ کر دیکھیں ممکن ہے ایام ماضی کے آئینے میں افق حیات پر تابندہ و درخشندہ نجوم جو آسمان کی نیلی چادر کی اوٹ میں کروٹیں بدل رہے ہیں۔ ان کے چہرے کے جلال و جمال اور بے داغ کردار کی بدولت جادۂ رشد و ہدایت کا سراغ مل جائے۔ اور ہم ایک دفعہ پھر اسلام کی حقانیت و اکملیت پر ایمان کامل کا اظہار کر کے، قرآن و حدیث کی صداقت پر زبان کی نوک اور دل کی گہرائیوں سے ایمان لا کر سیرت صحابہؓ اور اسوۂ رسولؐ کو مشعلِ راہ ٹھہرا کر نئے جذبوں سے صراط مستقیم پر گامزن ہو کر عظمت و شوکت کی انہیں رفعتوں تک رسائی حاصل کر سکیں، جہاں سے ثریا نے ہمیں اچھالا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دور خزاں میں شجر سے ٹوٹنے والی ڈالی سحاب بہار سے ہری ہو سکتی ہے مگر اس میں ذرا محنت زیادہ کرنا پڑے گی اور ساتھ ہی ساتھ سلف صالحین کی شان اور وقار تازہ کرنا پڑے گا۔

ہمارے اسلاف وہ تھے جنہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی پر فخر تھا تاریخ شاہد ہے کہ دنیا والوں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی غلامی کو باعثِ افتخار سمجھا ہے۔ ہمارے اسلاف وہ تھے جو کھدر زیب تن کرتے اور ان چھنے آٹے کی روٹیاں کھاتے تھے مگر مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کی دنیا ان کے نام سے لرزہ براندام رہتی تھی۔ اقبال نے ان الفاظ میں اسلاف کی سیرت اور کردار کی ایک جھلک پیش کی ہے ؎

دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

ہمارے اسلاف وہ تھے جو گرم ریت کے بستر پر لیٹ کر زندگی کے دن کاٹتے تھے مگر رعایا کی آسائش کے لئے ہر لحظہ بے چین رہتے تھے۔ ہمارے اسلاف وہ تھے کہ جب

غبار آلود کپڑوں کے ساتھ سر جھکائے بغیر ایران کے بادشاہ کے دربار میں داخل ہوئے تو درباریوں پر سکوت چھا گیا۔ اور ان کی زبانیں گنگ ہوگئیں۔ دنیا جانتی ہے کہ غرور وکبر سے اکڑی ہوئی گردنیں اور نشۂ حکمرانی میں بہکے ہوئے سر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے سامنے سرنگوں ہو جاتے تھے۔ دارو سکندر اور قیصر و کسریٰ کے تاج اسی لئے تکیۂ کلام ہیں کہ انہیں ہمارے اسلاف کے پاؤں چومنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ ہمارے اسلاف وہ تھے جنہوں نے شوقِ شہادت میں سامان حرب اور آلات ضرب کی کمی کے باوصف بدر کے معرکہ میں کفر کی کمر توڑ دی۔ مولانا ظفر علی خاں مرحوم نے کہا ہے ؎

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

ہمارے اسلاف وہ تھے جنہوں نے دنیوی جاہ وجلال کو عقبیٰ کی فوز و فلاح پر قربان کردیا۔ ہمارے اسلاف وہ تھے جو گلیم پوش تھے مگر صاحب کلاہ ان کے سامنے بے حس وحرکت رہتے تھے۔ ہمارے اسلاف وہ تھے جنہیں خدائے غفور الرحیم نے نانِ جویں بخشی مگر سلطنتوں کے والی ان کا ادب واحترام کرتے تھے۔ ہمارے اسلاف وہ تھے جو مسند خلافت پر فائز ہو کر بھی لوگوں کی بکریوں کا دودھ دوہتے تھے۔ ہمارے اسلاف وہ تھے جو پیٹ پر پتھر باندھ کر سارا دن خندق کھودتے تھے۔ دن کو مزدوری کرتے اور رات قیام و قعود میں گریہ زاری کرتے گزار دیتے تھے۔ ہمارے اسلاف وہ تھے جن کی آنکھوں میں حیا کی روشنی تھی۔ ہمارے اسلاف وہ تھے جن کی پیشانیوں پر سجدوں کی بہار تھی۔ ہمارے اسلاف وہ تھے جن کے سینوں میں آیاتِ الٰہیہ نقش تھیں۔ جن کی زبان پر ذکر خیر رہتا تھا۔ جو واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا کے فرمان باری پر دل وجان سے عمل پیرا تھے۔ ہمارے اسلاف وہ تھے جن کی بغلوں میں قرآن اور ہاتھوں میں نیزہ وشمشیر رہتے تھے۔ ہمارے اسلاف وہ تھے جو منہ پر تھوکنے والوں کو معاف کر دیتے تھے مگر جہاد فی سبیل اللہ کے لئے آٹھوں پہر تیار اور پا بہ رکاب رہتے تھے۔ ہمارے اسلاف وہ تھے جو تن من دھن قربان کر کے علم اسلام کو بلند سے بلند تر کرتے رہے۔ ہمارے اسلاف وہ تھے جو سجدوں میں جام شہادت نوش کر جاتے۔ ہمارے اسلاف وہ تھے جنہوں نے توحید وسنت کی تبلیغ واشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا تھا۔ ہمارے اسلاف وہ تھے جنہیں

شرک وبدعت کی بیخ کنی کے جرم کا ارتکاب کرنے پر ملک بدر ہونا پڑا۔ یہ تاریخ اسلام کا سب سے اہم باب ہے ؎

ہے ترک وطن سنت محبوب الٰہی

ہمارے اسلاف وہ تھے جن کے سر میں سودائے عشق محمد عربیؐ تھا۔ یہ اسی عشق کا کرشمہ تھا جس نے انہیں عرب کے صحراؤں سے اُٹھاکر چار وانگ عالم میں سایہ طراز کردیا۔ ہمارے اسلاف وہ تھے جو بے خطر آتش نمرود میں کود پڑے۔ تبھی تو اقبالؔ نے ملت اسلامیہ کے فرزندوں کو تلقین کی ہے ؎

آج بھی ہو جو ابراہیمؑ کا ایماں پیدا
آگ کرسکتی ہے انداز گلستاں پیدا

اپنے اسلاف کے تذکرہ سے مقصود یہ ہے کہ ہم بھی اسی راہ کے مسافر بنیں جس راہ پر چل کر انہوں نے دین و دنیا کی عظمتیں اپنے دامن میں سمیٹ لی تھیں اور انہیں کے متعلق قرآن پاک نے یوں ارشاد فرمایا ہے۔

صراط الذین انعمت علیہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝
إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

(اے محمدؐ) ہم نے تم کو کوثر عطا فرمائی ہے۔ تو اپنے پروردگار کی نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے اولاد رہے گا۔